میں چینی، تامل اور انگریزی شامل ہیں۔ مسیحی اور دوسرے غیر اسلامی مذاہب کے پیروکار نسلی اور لسانی اقلیتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ابھی تک وعظ و تبلیغ کے لیے وہ اپنی اپنی زبان یا انگریزی استعمال کرتے رہے ہیں۔ سکولوں میں جب ملئے کو لازمی زبان کا درجہ دیا گیا تو غیر اسلامی مذاہب نے ملئے کو ذریعہ اظہار بنایا ہے۔ بعض مسلمان گروہوں کو اندیشہ ہے کہ اگر یہ لوگ اور بالخصوص مسیحی ملئے زبان استعمال کرتے رہے تو اس طرح مسلمانوں میں تبدیلی مذہب کا عمل شروع ہو جائے گا۔ ماضی قریب میں جب ایک مسیحی گروپ نے ملئے زبان میں ایک پمفلٹ شائع کیا تو اس کی تقسیم پر مسلمانوں کا شدید ردِ عمل سامنے آیا تھا۔

اپنے بیان میں ڈاکٹر مہاتر نے یہ کہہ کر مسلمانوں کے خدشات ختم کرنے کی کوشش کی ہے کہ اُن کے والد نے ایک کیتھولک سکول میں تعلیم حاصل کی جہاں انگریزی زبان ذریعہ تعلیم تھی، لیکن اس سے اُن کے اچھے مسلمان ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

ملائشیا کے تمام مسیحی حلقوں نے وزیر اعظم کے بیان کا خیر مقدم کیا ہے۔ (ہفت روزہ "دی کرسچن وائس"، کراچی - ۲۶ مئی ۱۹۹۶ء)

یورپ

ویٹی کن: جنوب مشرقی ایشیا کی "مختصر مسیحی آبادی" اشاعتِ مسیحیت کے لیے کام کرے —— پوپ جان پال دوم

ملائشیا، سنگاپور اور برونائی سے تعلق رکھنے والے کیتھولک بشپوں نے یکم جولائی کو پوپ جان پال دوم سے ویٹی کن میں ملاقات کی۔ پوپ نے اُن سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا کہ اُن کے ملک تیزی سے اقتصادی ترقی کر رہے ہیں، مگر کلیسیاء کو یہ بات واضح کرنے میں کسی تشویش کا اظہار نہیں کرنا چاہیے کہ حقیقی انسانی ترقی افراد کی ثقافتی، اخلاقی اور روحانی ضروریات کو نظر انداز نہیں کرتی۔ پوپ کے الفاظ میں "اس طرح کلیسیاء معاشرے میں حقیقی اقدار، یعنی مادیت زدگی اور اپنی ذات تک محدود انفرادیت پسندی کے خلاف خاندانی اور برادرانہ یک جہتی کی اقدار کا تحفظ کر کے مفید کردار ادا کر سکے گا۔" اُنہوں نے زور دے کر کہا کہ بالفعل یہ ایک ایسا میدان ہے جس میں دوسرے مسیحیوں اور غیر مسیحیوں سے جو اکثریت میں ہیں تعاون کیا جا سکتا ہے۔ تارکینِ وطن اور اقلیتوں کے حقوق کے لیے جذباتِ احترام پیدا کرنے، نیز مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنے میں مسیحیوں کا غیر مسیحیوں کے ساتھ

مل کر کام کرنا "مکالمۂ زندگی" ہے۔

خطے میں اشاعتِ مسیحیت کے عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کلیسیاء کی اقلیتی حیثیت اور ثقافتی ماحول سے بعض اوقات بین المذاہب مکالمہ مشکل ہوجاتا ہے، تاہم خطے میں مسیحیوں کی "مختصر سی جماعت" اِس پوزیشن میں ہے کہ اِن تمام ممالک میں انجیل کا پیغام عام کرے۔

متفرّق

بائبل کا نظرِ ثانی شدہ ایڈیشن

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس (لندن) کے شعبۂ انگریزی کے تحت بائبل کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے۔ لندن سے شائع ہونے والے ایک اخبار "المسلمون" کے مطابق بائبل میں اِس نظر ثانی کا محرک خواتین کی وہ تحریکیں ہیں جو مرد وزن کے مساوی حقوق کا دعوی کرتی ہیں۔

اِس نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں لفظ Lorls صرف صیغۂ مذکر میں استعمال نہیں ہوگا، بلکہ "باپ" اور "ماں" دونوں پر اس کا اطلاق ہوگا۔ بائبل میں جہاں لفظ "باپ" کا لفظ ہے، وہاں "باپ" اور "ماں" کے الفاظ ہوں گے۔ نظر ثانی کا یہ عمل اس پر بس نہیں کرتا بلکہ "کالے افراد" کے لیے بھی کچھ نئے الفاظ وضع کیے گئے ہیں۔ مثلاً darkness (تاریکی) کی اصطلاح عام طور پر شیطانی اعمال کی نشاندہی کرتی ہے، لہذا امریکی کالوں کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی جگہ دوسرے الفاظ استعمال کیے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ یہودیوں کے سلسلے میں بھی بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ (ماہنامہ "اردو بک ریویو"، دہلی - دسمبر ۱۹۹۵ء، جنوری - ۱۹۹۶ء)